اسلامی نقطہ نظر سے اطباء کے لئے ضابطہ اخلاق کی تدوین

گل قدیم جان صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر ویلسم کالج، گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

جدید میڈیکل سائنس سے پیدا ہونے جدید مسائل کے حل و تحقیق کے لئے چھٹا بنوں فقہی اجتماع منعقدہ ۱۸، ۱۹ نومبر ۲۰۰۶ء، میں پروفیسر گل قدیم جان نے ''اسلامی نقطہ نظر سے اطباء کے لئے ضابطہ اخلاق کی تدوین'' پر تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ جو کہ ایک تحقیقی کاوش ہے۔ قارئین حضرات کے استفادہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱۔	تمہید
۲۔	فن طب میں مطلوب مہارت حاصل کرنا
۳۔	تصحیح نیت واعتقاد
۴۔	دوران علاج لاپرواہی اور بے احتیاطی سے اجتناب
۵۔	ڈاکٹری راز کی رازداری
۶۔	بغیر اجازت آپریشن سے پرہیز
۷۔	حرام چیزوں کے ذریعے علاج سے پرہیز
۸۔	خدمت خلق، خیر خواہی اور دیانتداری کا جذبہ
۹۔	حب مال میں اندھے پن سے اجتناب
۱۰۔	مریض کو مایوس نہ کرنا
۱۱۔	چند دیگر طبی اخلاقیات کی پاسداری
۱۲۔	خلاصہ
۱۳۔	مراجع و مصادر

تمہید:

علم طب کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے کیونکہ انسانی وجود (جسم) اسلامی تعلیمات کی رو سے خود ایک امانت ہے۔ اور جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کی کوشش امانت کی حفاظت کے تحت فرد کی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ فن طب چونکہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی حتی الامکان سعی ہے اس لئے علمائے اسلام نے اسے بڑی اہمیت دی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ امام شافعیؒ کے اس مشہور قول سے ہوتا ہے۔ العلم علمان ، علم الفقه للاديان و علم الطب للابدان. [1]

ترجمہ: ''علم دو ہیں، علم فقہ دینی امور کیلئے اور علم طب جسمانی امور کیلئے''۔

چونکہ اطباء بدن انسانی کی تندرستی اور حفاظت جیسا اہم فریضہ اور عظیم الشان خدمت سرانجام دیتے ہیں اسلئے ان کی ذمہ داریاں بھی بہت نازک ہیں۔ خصوصاً عصر حاضر میں کہ امراض اور حوادث کی کثرت کی وجہ سے روز بروز اطباء یا ڈاکٹروں کی ضرورت بڑھتی جارہی ہے۔ علاج و معالجہ کی روزافزوں ضرورت کی وجہ سے کسب زر کیلئے اس شعبہ میں بعض ایسے افراد بھی داخل ہو گئے ہیں

جواس معزز پیشے کیلئے بدنما داغ کے مترادف ہیں۔اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اطباء کیلئے ایک ضابطہ اخلاق مدوّن کیا جائے تا کہ فلاح دارین کے طالب کیلئے مینارۂ روشنی کا کام دے سکیں۔اسلامی نقطہ نظر سے ایک معالج کیلئے حسب ذیل اخلاقیات کی پاسداری ضروری قرار دی گئی ہے۔

(۱)فن طب میں مطلوب مہارت حاصل کرنا:

ایک معالج کیلئے یہ امر واجب ہے کہ وہ فن طب میں مطلوبہ مہارت حاصل کرے،بغیر مہارت کے علاج معالجہ کے میدان میں قدم رکھنے والوں کے بارے میں مقولہ مشہور ہے کہ''نیم حکیم خطرۂ جان''۔

حضور ﷺ کی متعدد احادیث میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ علاج معالجہ کیلئے معالج کو مہارت حاصل کرنا چاہئے۔

عن زید بن اسلمؓ ان رجلاً فی زمان رسول الله ﷺ اصابه جرح فاحتقن الجرح الدم، وان الرجل دعا رجلین من بنی انماءٍ فنظر الیه فزعما ان رسول الله ﷺ قال لهما ایکما اطب؟ فقالا: اوفی الطب خیر یا رسول الله ﷺ؟فزعم زید ان رسول الله ﷺ قال انزل الدواء الذی انزل الادواء. ۲

ترجمہ: ''حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی زخمی ہو گیا تو خون جم گیا اس شخص نے بنی انماء کے دو شخصوں کو بلایا۔ان دونوں نے اس کا معائنہ کیا،دونوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون طب میں زیادہ ماہر ہے۔ان دونوں نے پوچھا کہ طب میں کوئی بھلائی ہے؟ تو زید کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بیماری اتاری ہے اس نے دوا بھی اتاری ہے۔''

یہ روایت متعدد احادیث میں اختلافِ الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس کو بیان کیا ہے۔صحیح بخاری کی روایت میں ہے۔

ما انزل الله داءً الاانزل له شفاءً.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کیلئے شفا بھی اتاری ہے''۔

مسند احمد کی روایت میں یوں ہے۔

ان الله حیث خلق الداء خلق الدواء فتداووا.

ترجمہ: ''جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے اس طرح دوا بھی پیدا کی ہے،پس تم علاج کرو۔

سنن،نسائی اور ابن ماجہ کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

علمه من علمه وجهله من جهله.

ترجمہ: ''کسی کو اس(دوا)کا علم ہے اور کسی کو نہیں۔

سنن ابوداوٗد میں یوں ہے۔

ان اللہ جعل لکل داءٍ دواء فتداووا ولا تداووا بحرام.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج رکھا ہے۔اس لئے تم علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو''۔

مسند احمدؒ اور امام بخاریؒ کی الادب المفرد میں اس طرح ہے۔

تداووا یا عباداللہ فان اللہ لم یضع داءً الا وضع لہ شفاء الا داء واحدا الھرام.

ترجمہ: ''اللہ کے بندو! علاج کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کے لئے شفا رکھی ہے،سوائے ایک مرض کے اور وہ ہے بڑھاپا''۔

مسلم شریف میں اس طرح ہے۔

لکل داء فاذا اصیب دواء برأ باذن اللہ تعالیٰ.

ترجمہ: ''ہر بیماری کی دوا ہے۔اگر بیماری کے مطابق دوا ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا مل جاتی ہے۔ ۳

نبی کریم ﷺ کی مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج بھی پیدا فرمایا ہے۔اور دوائیوں میں صحت یابی کی تاثیر بھی رکھی ہے۔لیکن اس کو جاننا ماہرین فن کا کام ہے۔بغیر جاننے اور مطلوبہ مہارت حاصل کئے بغیر فن طب کے میدان میں قدم رکھنا جائز نہیں۔اور اگر معالج نے مطلوبہ مہارت کے بغیر کسی بیمار کی بیماری کا علاج کیا اور مریض کو کوئی نقصان پہنچ گیا تو معالج پر ضمان واجب ہوگا۔

عمرو بن شعیب سے مروی ہے۔وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے علاج معالجہ کیا۔حالانکہ اس سے پہلے اس معالج سے طب کو نہ جانا گیا ہو یعنی وہ اس فن سے ناواقف ہو تو وہ ضامن ہے۔ ۴

سنن ابوداوٗد،سنن نسائی اور سنن ماجہ میں باختلاف الفاظ یہ روایت مذکور ہے۔ ۵

اہل علم کا اس بارے میں اجماع واتفاق ہے کہ جو شخص صلاحیت واہلیت سے محرومی کے باوجود لوگوں کا علاج کرتا رہتا ہے تو مریض کی جان جانے کی صورت میں ضامن ہوگا۔

زادالمعاد میں ہے۔

فاذا تعاطی علم الطب وعلمة ولم یتقدم لہ معرفة فقد ھجم بجھلہ عل اتلاف الانفس واقدم بالتھود علی مالم یعلمہ فیکون قد غرر بالعلیل. فلیزمہ الضمان لذالک وھذا اجماع اھل العلم. ۶

ترجمہ: ''جو طب کی تعلیم بھی دینے لگے اور اس پر عمل بھی کرنے لگے حالانکہ اس سے پہلے خود اس فن کو حاصل نہ کیا ہو پس اپنی ناواقفیت کی بناء پر لوگوں کی جانیں ضائع کر رہا ہے اور غیر ذمہ داری کے باعث ایسا کام کر رہا ہے جس سے وہ خود واقف نہیں تو وہ مریض کو دھوکہ دے رہا ہے۔لہٰذا اس پر تاوان واجب ہوگا۔اس پر اہل علم کا اجماع ہے''۔

فقہاء نے اس بات کی بھی تصریح کی ہے کہ تاوان کا واجب ہونا مریض کے حق کی بناء پر ہے لیکن عوام الناس کو ضرر ونقصان سے بچانے کی غرض سے حکومت اس پر پابندی عائد کرنے کی بھی مجاز ہے۔ اور ایسے اشخاص کو مناسب سزا بھی دے گی۔

فتح القدیر میں ہے کہ عمومی ضرر سے بچنے کیلئے فقہاء کرام تین اشخاص پر پابندی لگانے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

(1) آوارہ فکر مفتی (2) جاہل طبیب (3) دیوالیہ شخص، جو لوگوں کو کرایہ پر اشیاء لینے دینے کا معاملہ کیا کرے۔ 7

حافظ ابن رشد تحریر فرماتے ہیں۔

و ان لم یکن من اھل المعرفه فعلیه الضرب و السجن و الدیة. 8

ترجمہ: ''اگر معالج فن طب سے واقف نہ ہو تو سرزنش اور قید کی سزا ہوگی اور دیت واجب ہوگی۔

پس مذکورہ تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ ایک معالج کیلئے مطلوبہ مہارت کا ہونا علاج معالجہ کیلئے لازم ہے۔

(۲) تصحیح نیت واعتقاد:

ڈاکٹر یا طبیب کیلئے مہارت تو انتہائی ضروری ہے لیکن مہارت کے باوجود طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ نیت واعتقاد رکھیں کہ وہ اپنے علاج سے تقدیر نہیں بدل سکتا۔ بلکہ علاج معالجہ سبب کے درجے میں ہے خود مؤثر نہیں بلکہ فاعل اور مؤثر یعنی شفا دینے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ علامہ ابن الحاج مالکیؒ لکھتے ہیں۔

قال القرطبی فیجب علی کل مکلف ان یعتقدان لا شافی علی الا طلاق الا الله تعالیٰ وحده و قد بین ذلک رسول الله ﷺ بقوله لا شافی الا انت . فیعتقد الشفاء له وبه ومنه وان الادویه المستعملة لا توجب شفاء وانما هی اسباب وو سائط یخلق الله عندها فعله وهی الصحة التی لا یخلقها احد سواه فکیف ینسبها عاقل لما کانت الدنیا دار اسباب جرت السنة فیها بمقتضی الحکمة علی تعلق الاحکام بالاسباب والی هذا اشار جبرئل علیه السلام وا وضحه یقول لرسول الله بسم الله رقیک والله یشفیک فبین ان الرقیه منه وهی سبب لفعل الله وهو الشفاء . 9

ترجمہ: ''امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ ہر مکلف (عاقل بالغ) کیلئے یہ اعتقاد ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ اس معنی کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے۔

لا شافی الا انت یعنی اے اللہ شفا دینے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔ اس لئے یہ عقیدہ رکھے کہ شفاء اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ رہی دوائیوں کی بات، سو وہ خود شفا نہیں دے سکتیں وہ تو صرف اسباب اور ذرائع ہیں جن کو اختیار کرنے سے خالقِ صحت، صحت دیتے ہیں کوئی عقل وشعور والا انسان کیسے ان (اسباب) کی طرف شفاء کو (بالذات) منسوب کرسکتا ہے؟ دنیا چونکہ دارالاسباب ہے اور احکام واثرات اسباب سے مربوط ہیں۔ اس لئے علاج

معالجے سے شفا مربوط ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ پر کیئے ہوئے دم میں اسی طرف اشارہ فرمایا۔ چنانچہ اسمیں یہ تھا کہ میں اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں۔ اللہ آپ ﷺ کو شفا دے۔ جبرائیلؑ نے دم میں یہ بیان فرمایا کہ یہ دم (خود مؤثر نہیں بلکہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفا دینے کا فعل صادر ہونے کا سبب ہے۔

قرآن کریم میں ابراہیمؑ کا قول مذکور ہے۔

واذا مرضت فهو يشفين. [۱۰]

ترجمہ: ''اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں پس وہ شفا دیتا ہے''۔

حضرت ابی رمثہؓ نبی کریم ﷺ کی زبان گرامی سے یوں نقل فرماتے ہیں۔

انت الرفيق والله الطبيب. [۱۱]

ترجمہ: ''تمہارا کام مریض کو اطمینان دلانا ہے طبیب اللہ تعالیٰ خود ہے''۔

مذکورہ بالا توضیحات کی بناء پر معالج کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ نیت و اعتقاد رکھے کہ شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ معالج وطبیب تو اسباب کے درجے میں علاج کرتا ہے اور شفا کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے اور رجوع الی اللہ ہو۔ رجوع الی اللہ کے بارے میں ڈاکٹر امجد حسن علی تحریر فرماتے ہیں کہ میں ڈاکٹر عبدالحئیؒ (خلیفہ مجاز حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صاحب) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ''میں آپ سے سیکھنا چاہتا ہوں کہ ایک مسلمان طبیب کو کس طرح پریکٹس کرنا چاہئے''۔

انہوں نے فرمایا ''طب کا خلاصہ رجوع الی اللہ ہے۔ جب تم اپنے مطب میں جاتے ہو تو ایک مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑھو۔

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحكيم. [۱۲]

ترجمہ: ''اے اللہ تو پاک ہے ہم کو علم ہی نہیں مگر وہی جو کچھ ہم کو آپ نے علم دیا، بے شک آپ بڑے علم والے ہیں''۔ اور دو تین مرتبہ **اياک نعبد و اياک نستعين.** [۱۳]

ترجمہ: ''ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں''۔ پڑھتے رہو۔

ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس پر عمل شروع کیا اور ہر بیمار کو دیکھنے سے پہلے رجوع الی اللہ کرتا ہوں۔ اس سے مجھے زبردست فائدہ ہوا۔ اتنا فائدہ مجھے آٹھ سال امریکہ و برطانیہ کے ہسپتالوں میں گزارنے اور پاکستان میں دوران تعلیم نہیں ملا تھا۔ [۱۴]

بس ضروری ہے کہ معالج صحیح اعتقاد کے ساتھ رجوع الی اللہ بھی کرے۔

(۳) دوران علاج لاپرواہی اور بے احتیاطی سے اجتناب:

ایک معالج کیلئے یہ امر بھی انتہائی ضروری ہے کہ وہ دوران علاج تمام طبی احتیاطوں کو ملحوظ خاطر رکھیں یعنی بیماری کی تشخیص میں ضروری جانچ پڑتال کریں۔ کیونکہ معالج پر اس کے فن کی رو سے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اگر وہ اس کو پورا نہ کریں تو بسا اوقات

مریض کو نا قابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ کبھی تو مریض ڈاکٹر کے غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کی وجہ سے موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ لہٰذا اسلامی تعلیمات کی رو سے اگر معالج نے ضروری طبی احتیاطیں ملحوظ خاطر نہیں رکھیں اور زیر علاج مریض کا کوئی نقصان ہو جائے تو معالج پر تین وجوہ سے ضمان واجب ہوگا۔

(1) یہ تعدی (ظلم) ہے۔ اور تعدی کی صورت میں ضمان ہوتا ہے۔

(2) طبیب کی حیثیت اجیر مشترک کی سی ہے اور حفظ مال مشترک کے بداحتیاطی اور کوتاہی کی وجہ سے مال تلف ہو گیا تو اس پر ضمان لازم ہوتا ہے۔

(3) ضرر عام کو رفع کرنے کیلئے ضرر خاص کو برداشت کیا جائے۔ لہٰذا عام مریض کو ضرر سے بچانے کیلئے ڈاکٹر پر تاوان عائد کرنا ضروری ہے۔ ۱۵

ابن قدامہ کے مطابق اگر ماہر ڈاکٹر نے تعدی کر دی یعنی علاج میں حد سے تجاوز کیا تو ڈاکٹر ضامن ہوگا۔ ۱۶

ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ خطابی کا بیان ہے کہ مجھے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف معلوم نہیں کہ معالج جب علاج میں تعدی کرے تو وہ ضامن ہوگا۔ ۱۷

فقہا احناف کی تصریحات یہی ہیں کہ تعدی کی صورت میں ضمان ہوگا۔ تبیین الحقائق میں اس کی تصریح موجود ہے۔ ۱۸

علامہ ابن قیم تحریر فرماتے ہیں کہ طبیب ماہر ہے، اس کو علاج کی بھی اجازت ہے۔ فن طب میں پوری دسترس حاصل ہے۔ لیکن اس سے بے پرواہی میں ایسی غلطی ہو گئی جس کا اثر مریض کے کسی تندرست عضو تک پہنچ گیا اور وہ تلف ہو گیا جیسے کسی ختنہ کرنے والے کا ہاتھ سبقت کر کے غلطی سے صفن تک پہنچ جائے تو اسے تاوان دینا ہوگا۔ کیونکہ یہ کھلا جرم ہے۔ ۱۹

فقہ السنہ میں ہے کہ اگر طبیب نے غلطی کی جب کہ وہ طب کا جاننے والا ہے تو فقہا کی رائے میں اس پر دیت لازم آئے گی۔ ۲۰

التشریع الجنائی الاسلامی میں ہے کہ اگر طبیب اپنے کام میں غلطی کر بیٹھے تو جواب دہ نہیں ہوگا۔ الا یہ کہ وہ زبردست غلطی کا مرتکب ہو اور زبردست غلطی وہ ہے جسے فن طب کے اصول تسلیم نہیں کرتے اور نہ فن طب کے ماہر اسے تسلیم کرتے ہیں۔ ۲۱

الشرح الصغیر میں ہے۔

وکذا الختان وقلع الغرس والطیب فلا ضمان الا بالتفریط. ۲۲

ترجمہ: ''ختنہ کرنے والے، دانت نکالنے والے اور علاج کرنے والے پر کوئی ضمان نہیں مگر اس صورت میں ضمان ہے جب وہ کوتاہی کرے''۔

فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔

حجم او ختن او بزغ وتلف لم یضمن الاّ اذا تجاوز المعتاد . ۲۳

ترجمہ: ''کسی نے پچھنہ لگایا، ختنہ کیا یا جانور کی نعلبندی کی اور آدمی یا جانور فوت ہوگیا تو اس صورت میں ضامن نہ ہوگا مگر یہ کہ اس نے معمول کی حد سے تجاوز کیا ہو''۔

پس ڈاکٹر کی کوتاہی، لاپرواہی اور طبی اصولوں کو مدنظر نہ رکھنا تعدی کے ضمن میں آتا ہے۔ فقہا کی تصریحات کے مطابق اس سے ہونے والے نقصان کا وہ ذمہ دار ہے۔ مزید برآن قرآن پاک میں تعدی کرنے والوں کو ظالم قرار دیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تعدی کرنے کو پسند نہیں فرماتے۔

ومن یتعدی حدود الله فأولئک هم الظالمون . ۲۴

ترجمہ: ''اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حدود سے تجاوز کرے پس وہ ظالم ہیں''۔

ولا تعتدو ان الله لا یحب المعتدین . ۲۵

ترجمہ: ''اور تجاوز نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

(۴) ڈاکٹری راز کی رازداری:

ڈاکٹری راز ایک ایسا راز ہے جو ڈاکٹر اپنے زیر علاج مریض کے متعلق جانتا ہے۔ اس راز کی حفاظت کرنا ڈاکٹر کا فرض ہے۔ وہ مریض کی مرضی کے بغیر ظاہر نہیں کرسکتا۔ مریض سے مرض کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے کئی ایسی باتیں ڈاکٹر کے علم میں آتی ہیں جو دوسروں کے نزدیک معیوب ہوسکتی ہیں۔ یہ معلومات مریض اور ڈاکٹر کے درمیان ایک راز کی حیثیت سے محفوظ رہنی چاہئیں۔ ڈاکٹر تین وجوہ کی بناء پر اس راز کو راز میں رکھنے کا ذمہ دار ہے۔

(1) اسلام نے انسانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کا حکم دیا ہے۔

(2) یہ ایک امانت ہے اور امانت میں خیانت ناجائز ہے۔

(3) یہ ایک غیبت بھی ہے اور غیبت حرام ہے۔

پردہ پوشی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا''۔ ۲۶

ایک اور ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

''حضرت عقبہؓ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی کا کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈالا

تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے زندہ در گور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کر دیا۔ ۲۷

ڈاکٹری راز ایک امانت ہے اور اس کو ظاہر کرنا امانت میں خیانت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اس بارے میں حسب ذیل ہیں۔

المجالس بالامانه . ۲۸

ترجمہ: ''مجلسیں امانت ہیں''۔

لا دین لمن لا امانته له . ۲۹

ترجمہ: ''جو امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں''۔

المستشار مئوتمن. ۳۰

ترجمہ: ''جس سے مشورہ لیا جائے اس کی حیثیت امین کی ہو جاتی ہے''۔

اذا حدث رجل رجلا بحدیث ثم التفت فهو امانه. ۳۱

ترجمہ: ''اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے کوئی بات کر کے چلا جائے تو وہ بات امانت کی ایک قسم میں داخل ہے''۔

طبی اخلاقیات میں المدخل کے حوالے سے لکھا ہے۔

وینبغی ان یکون الطبیب امیناً علی اسرار المرضی لا یطلع احدا علی ما ذکره المریض اذانه لم یاذن له فی اطلاع غیره علی ذالک ولو اذان ینبغی ان لا یفعل ذالک معه . ۳۲

ترجمہ: ''طبیب کیلئے ضروری ہے کہ وہ مریضوں کی اسرار (خفیہ امور اور عیوب) کا امین ہو۔ مریض نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ اس کو کسی سے بھی ظاہر نہ کرے کیونکہ مریض نے دوسرے پر ظاہر کرنے کی اجازت تو دی نہیں اور اگر اجازت دے بھی دے تب بھی طبیب کو یہی چاہئے کہ کسی سے اس کے عیوب و اسرار کو ظاہر نہ کرے''۔

ڈاکٹری راز ظاہر کرنا ایک لحاظ سے غیبت بھی ہے اور غیبت کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتاً . ۳۳

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے''۔

درجہ بالا تصریحات سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ ڈاکٹری راز کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ سوائے بعض استثنائی حالات کے۔ کیونکہ بعض اوقات معاشرے کے اجتماعی مفاد کی خاطر یہ راز معالج کیلئے ظاہر کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کبھی انصاف کے قیام کیلئے عدالت ڈاکٹر سے مریض کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو عدالت کو صحیح صورت حال بتانا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر مریض کے عیب سے معاشرے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ضرر عام کو دور کرنے کیلئے ضرر خاص کو گوارا کیا جائے گا۔ فقہاء نے یہ کلیہ بیان کیا ہے۔

يتحمل الضرر الخاص لا جل ضرر العام. ۳۴

ترجمہ: ''ضررعام کودورکرنے کیلئے ضررخاص کوگوارا کیا جائے''۔

(۵) بغیراجازت اپریشن سے پرہیز:

اگر معالج کی رائے میں زیرعلاج مریض کا آپریشن ضروری ہے تو ڈاکٹر کو چاہئے کہ وہ مریض یا مریض کے قریبی رشتہ داروں سے آپریشن کی اجازت لے۔ اگر اجازت لینا ممکن ہو کیونکہ اگر اجازت لئے بغیر آپریشن کرڈالا اور آپریشن کامیاب ہونے کی بجائے مہلک ثابت ہوا اور مریض فوت ہوگیا یا اس کا آپریشن شدہ عضو بے کار ہوگیا تو ایسی صورت میں معالج مریض کو پہنچنے والے نقصان کا بہت سارے فقہا کے نزدیک ضامن ہے۔ اگرچہ وہ معالج قانونی طور پر اس آپریشن کا مجاز ہو اور تجربہ بھی رکھتا ہو۔

ابن قیم کے نزدیک اگر معالج کے بلا اجازت آپریشن سے مریض کے عضو کو نقصان پہنچ جائے تو اسے تاوان دینا ہوگا۔ ۳۵

ابن قدامہ تحریر فرماتے ہیں۔

وان ختن صبياً بغير اذن وليه فسرت جناية ضمن لا نه قطع غير ما ذون فيه. ۳۶

ترجمہ: ''اگر ولی کی اجازت کے بغیر بچہ کا ختنہ کیا اور اس کا زخم پھیل گیا تو وہ ضامن ہوگا۔ اس لئے کہ اسے کاٹنے کی اجازت نہیں تھی''۔

عبدالقادر عودہ تحریر فرماتے ہیں کہ مریض کے جسم میں قطع و برید وغیرہ کا ایسا عمل جس سے اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر مریض کی یا متعلقین کی اجازت کے بغیر انجام دیا گیا جب وہ موجود ہیں اور ان سے اجازت لینا ممکن ہو تو طبیب کی مہارت کے باوجود نقصان کی صورت میں اس پر ضمان واجب ہوگا۔ ۳۷

عالمگیری کے الفاظ ہیں۔

اما اذا كان بغير اذنه فهو ضامن سواء تجاوز الموضع المعتدد اولم يتجاوز. ۳۸

ترجمہ: ''اگر اجازت کے بغیر آپریشن ہو پھر معالج ضامن ہے خواہ موضع معتد سے تجاوز کیا ہو یا نہ کیا ہو''۔

مذکورہ بالا تصریحات کی بناء پر ڈاکٹر کیلئے ضروری ہے کہ وہ بلا اجازت آپریشن سے پرہیز کریں۔ ہاں اگر مریض یا اس کے اولیاء واعزاء سے آپریشن کی اجازت لینا ممکن نہ ہو اور ایمرجنسی کی صورت ہو یعنی تاخیر وانتظار کی گنجائش نہ ہو تو ایسی صورت میں ڈاکٹر کیلئے بلا اجازت آپریشن کرنا جائز ہوگا۔ کیونکہ ممکنہ حد تک انسانی نفس کو بچانے کی کوشش خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب ہے۔ لہٰذا اس صورت میں اگر ڈاکٹر انسانوں کی طرف سے ماذون نہیں تو خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مأذون واجازت یافتہ متصور ہوگا۔

(۶) حرام چیزوں کے ذریعے علاج سے پرہیز:

ایک معالج کیلئے ضروری ہے کہ وہ حرام چیزوں کے ذریعے علاج معالجہ سے احتراز کرے۔ حتی الامکان ایسی دوا مریضوں کیلئے تجویز نہ

کرے جن میں حرام اجزاء ہوں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں حرام چیزوں کے ذریعے علاج کی ممانعت آئی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

قال رسول الله ﷺ ان الله انزل الدّاء والدّواء وجعل لكل داءٍ دواءً فتداوَوا ولا تداووا بحرامٍ. ۳۹

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور اس کی دوا' دونوں نازل فرمائی ہیں۔ اور ہر بیماری کیلئے دوا بھیجی ہے۔ اس لئے دوا کرو مگر حرام چیزوں سے دوا نہ کرو''۔

صحیح بخاری میں آتا ہے۔

ان الله لم يجعل شفاء کم فيما حرم عليكم. ۴۰

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی ہے''۔

سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داؤد میں ایک اور روایت میں آیا ہے۔

نهى رسول الله ﷺ عن الدّواء الخبيث. ۴۱

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے''۔

سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی ہی کی ایک اور روایت میں یوں آیا ہے۔

سأل النبی ﷺ عن الخمر فنهاه ثم سأله فنهاه فقال له يا نبی الله انها دواء قال النبی ﷺ لا ولكنها داء ۴۲

ترجمہ: ''آپ ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا پس آپ ﷺ نے منع فرمایا پھر پوچھا گیا پھر بھی منع فرمایا پوچھنے والے نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ یہ تو دوائی ہے (یعنی اگر دوائی کے طور پر استعمال کی جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بیماری ہے دوا نہیں ہے''۔

طارق بن سوید حضرمیؓ سے روایت منقول ہے۔

قال رسول الله ﷺ ان بارضينا اعناباً نعتصرها فنشرب منها فقال لا فراجعته قلت انا نستشفی للمريض قال ان ذالک ليس شفاء ولكنه داء. ۴۳

ترجمہ: ''طارق بن سوید حضرمیؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے یہاں انگور کی کثرت ہے۔ ہم اسے نچوڑ کر شراب بنالیتے ہیں اور پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو۔ پھر میں نے دوبارہ عرض کیا کہ ہم مریض کی شفا کیلئے اسے استعمال کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ شفا نہیں بلکہ بیماری ہے''۔

مندرجہ بالا تصریحات کی بناء پر متقدمین حضرات کی اکثریت نے کسی صورت میں بھی علاج معالجہ کیلئے حرام اشیاء کے استعمال

کی اجازت نہیں دی مگر بعد میں متاخرین حضرات نے تداوی بالحرام کی اجازت چند شرائط کے ساتھ مرحمت فرمائی ہے۔

(1) شفاء یقینی ہو۔ (2) اس کے علاوہ دوسرا کوئی طریقہ علاج نہ ہو۔ (3) طبیب حاذق مسلم نے اس کی اطلاع دی ہو۔

(4) بقدر ضرورت ہی استعمال کیا جائے۔ ۴۴

پس ممانعت اس وقت ہے جب اس کا بدل موجود ہو اگر بدل موجود نہ ہو تو ممانعت کے دائرے سے خارج ہے۔

پس معالج کیلئے ضروری ہے کہ حرام کے ذریعے علاج معالجہ سے پرہیز کریں۔ سوائے اس صورت میں کہ وہ مریض کے مرض کیلئے ناگزیر ہو اور اس کا متبادل موجود نہ ہو۔

(۷) خدمت خلق، خیر خواہی اور دیانتداری کا جذبہ:

ایک معالج کیلئے ضروری ہے کہ بیماروں کا علاج دیانتداری سے کرے اور بیماری کی خیر خواہی مطلوب ہو اور خدمت خلق کا جذبہ ہو۔ کیونکہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کیلئے بہتر ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

الخلق عیال الله فاحب الی الله من احسن الی عیاله. ۴۵

ترجمہ: ''مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ پس مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب وہ شخص ہے جو اس کے اہل کیلئے بہتر ہو''۔

ترمذی کی روایت میں ہے۔

الدین النصیحة، قالوا لمن؟ یا رسول الله ﷺ قال الله ولکتابه لائمة المسلمین والمسلم اخو المسلم لا یخذله ولا یکذبه ولا یظلمه وان احدکم مرأة اخیه فان رأی به اذیً فلیمطه عنه. ۴۶

ترجمہ: ''دین خیر خواہی کا ہی نام ہے''۔ لوگوں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ کس کی خیر خواہی'' فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی، اس کی کتاب کی، اور اولی الامر کی اور مسلمان تو دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس کی مدد سے پہلو تہی کرتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ تم میں ہر شخص دوسرے کا آئینہ ہے۔ لہٰذا جب اسے تکلیف میں دیکھے تو اسے دور کرے''۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه ومن کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیامة ومن ستر مسلماً سترة الله یوم القیامة. ۴۷

ترجمہ: ''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ظلم کے سپرد کر سکتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی تکلیف دور کرے گا۔ اور جو اس کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا''۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

ان الله خلقا خلقهم لحوائج الناس یفرع الناس الیهم فی حوائجهم اولئک الامنون من عذاب الله. ۴۸

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کو اس نے انسانوں کی حاجت روائی کیلئے پیدا کیا ہے۔ اپنی ضرورتوں کے وقت لوگ انہی کی طرف دوڑتے ہیں۔ ایسے بندے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں''۔

نبی کریم ﷺ کے درجہ بالا ارشادات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی خیر خواہی اور خدمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک پسندیدہ عمل ہے۔ لہٰذا معالج کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پسندیدہ عمل کو دیانتداری سے انجام دے۔ کیونکہ اگر معالج مریض کو سرسری طور پر دیکھ کر ادھر ادھر کی دوا لکھ کر ٹرخا دے یا دوا سے علاج ہو سکتا تھا۔ اس نے زیادہ رقم وصول کرنے کی غرض سے آپریشن تجویز کر ڈالا۔ سرکاری ہسپتال میں مریض علاج کیلئے معالج کے پاس آتا ہے اور وہاں اس کے علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے لیکن اسے پرائیویٹ کلینک پر صرف فیس کیلئے آنے کا مشورہ دینا بدترین خیانت ہے۔ اور خیانت اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

ترجمہ: ''جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی حمایت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو ایسا شخص پسند نہیں جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہو۔ ۴۹

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جانتے بوجھتے اللہ اور اس کی رسول ﷺ سے خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت کا ارتکاب نہ کرو''۔ ۵۰

ترجمہ: ''یقیناً اللہ مدافعت کرتا ہے ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لاتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی خائن کافر کو پسند نہیں کرتا''۔ ۵۱

پس مندرجہ بالا تصریحات کی بناء پر ایک معالج کیلئے ضروری ہے کہ اس کے دل میں مریضوں کی خیر خواہی ہو، خدمت خلق کا جذبہ ہو، اور علاج معالجہ کا کام دیانتداری سے کرے۔

(۸) حب مال میں اندھے پن سے اجتناب:

ایک معالج کیلئے ضروری ہے کہ وہ حب مال میں اندھے پن سے مکمل اجتناب کرے اور اس پیشہ کو عام تجارت کی طرح نہ سمجھے۔ کیونکہ انبیاءؑ بھی طب و حکمت جانتے تھے۔ روحانی امراض کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کا بھی باذن اللہ ازالہ فرماتے تھے مگر کبھی بھی انہوں نے اسے تجارت و ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مریضوں سے فیس لینا ناجائز اور حرام ہے۔ لیکن تباہ کن امر یہ ہے کہ بعض افراد حب مال میں اس قدر اندھے ہو جاتے ہیں کہ اس مقدس پیشے کو صرف تجارت و کاروبار بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ شعبہ دکھی انسانیت کی خدمت کا ہے۔ حب مال سے مغلوب افراد عوام کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اسے خوب لوٹتے ہیں۔ اس سلسلے میں بعض اخلاق سوز حرکتیں بھی کر بیٹھتے ہیں جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

(1) بلا ضرورت صرف رقم کی خاطر آپریشن کو لازم کر دینا۔

(2) گردوں کی چوری۔

(3) بلاضرورت کمیشن کی خاطر ایکسرے اور مختلف ٹیسٹ تجویز کرنا۔

(4) کمیشن کی خاطر مریضوں کو بلاضرورت دوا دینا یا تجویز کرنا۔

(5) سرکاری ہسپتال میں کام کرنے والے معالجوں کا مریض سے علاج و آپریشن کا معاوضہ لینا۔

(6) سرکاری ہسپتال میں علاج ممکن ہے لیکن اس کو پرائیویٹ کلینک میں علاج پر مریضوں کو مجبور کرنا۔

(7) سرکاری ہسپتال سے ڈیوٹی کے دوران غائب رہنا اور پرائیویٹ کلینک میں علاج معالجہ کا کام کرنا۔

(8) مریض سے بار بار مشورہ فیس لینے کی غرض سے بلاضرورت بار بار مشورہ کیلئے بلانا۔

(9) کمیشن کی خاطر غیر معیاری ادویات تجویز کرنا۔

(10) غلط میڈیکل سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔

(11) پوسٹ مارٹم رپورٹ غلط لکھنا۔

(12) مئوثر اور سستی ادویات کی موجودگی میں صرف دواساز کمپنی سے گفٹ یا کمیشن کی وصولی کی خاطر اس کی مہنگی ادویات مریض کو دینا یا اس کے لیے تجویز کرنا۔

درجہ بالا تمام صورتیں حب مال کے کرشمے اور باطل طریقے پر دوسروں کا مال کھانے کے ذرائع ہیں اور حب مال کی قباحت اور حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں یوں بیان کی گئی ہیں۔

ما ذئبان ضاربان في حضيرة يا كلان ويفسدون مأاضر فيها من حب الشرف وحب المال في دين المراء المسلم . ۵۲

ترجمہ: ''دو خونخوار بھیڑیوں کا کسی زخم کو چاٹ چاٹ کر خراب کرنا زخم کیلئے اتنا مضر نہیں جتنا مضر ایک مسلمان کے دین کیلئے حب جاہ و مال ہے''۔

ما ذائبان جائعان ارسلا في غنم بافسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه . ۵۳

ترجمہ: ''دو بھیڑیئے اگر کسی گلے میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اس کے لئے اتنے فساد انگیز نہیں، جتنی انسان کے دین کیلئے مال و جاہ کی ہوس ہے''۔

باطل طریقوں سے دوسروں کا مال کھانے کی ممانعت نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تاكلو اموالكم بينكم باالباطل . ۵۴

ترجمہ: ''اور ایک دوسرے کا مال آپس میں باطل طریقے پر نہ کھاؤ''۔

پس ایک معالج کیلئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ حب مال سے اپنے آپ کو بچائے اور باطل طریقوں سے دوسروں کا مال کھانے سے پرہیز کرے۔

(۹) مریض کو مایوس نہ کرنا:

طبیب کیلئے ضروری ہے کہ مریض کو صحت کی امید دلاتا رہے، اس کو حوصلہ اور تسلی دے اور اس کی نفسیاتی کیفیت کو بہتر بنائے۔ اگر حالت مایوس کن بھی ہو تو اس کے سامنے مایوسی کا اظہار نہ کرے۔ اس لئے کہ اطباء کے مطابق جسم کی صحت اخلاق نفس کی تابع ہے۔ اگر نفس میں مایوسی پیدا ہوگئی تو پھر قابل صحت کو بھی صحت نہیں ہو سکے گی۔ ۵۵

اس لئے معالج کو چاہئے کہ وہ مرض کے بارے میں مریض کا خوف دور کرنے کی کوشش کرے اور انہیں شفا کی امید دلاتا رہے۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ہمیں احادیث میں ملتی ہیں۔

عن ابی سعید رضی الله عنه قال. قال رسول الله ﷺ اذا دخلتم علی المریض فنفسوا له فی اجله فان ذلک لا یرد شیئاً ویطیب بنفسه. ۵۶

ترجمہ: ''حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اس کی درازی عمر کے بارے میں گفتگو کرو۔ اگرچہ اس سے کچھ نہیں ہوتا لیکن مریض کا دل ضرور خوش ہو جاتا ہے''۔

عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ دخل علی اعرابی یعوده وکان اذا دخل علی مریض یعوده قال لا باس طهور ان شاء الله فقال له باس طهور ان شاء الله. ۵۷

ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک مرتبہ) ایک اعرابی (گنوار) کے پاس اس کی بیماری کا حال پوچھنے کیلئے تشریف لئے گئے۔ آنحضرت ﷺ (کا طریقہ یہ تھا کہ) جب آپ کسی بیمار کے پاس عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو اس سے فرماتے کہ کوئی ڈر نہیں (اس بیماری سے غم نہ کھاؤ اس لئے کہ) یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے، چنانچہ آپ ﷺ نے (اس وقت) اس دہقانی سے بھی یہی فرمایا کہ کوئی ڈر نہیں یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے اگر اللہ چاہے''۔

پس درجہ بالا تصریحات کی روشنی میں معالج کیلئے ضروری ہے کہ وہ بیمار کو صحت کی امید دلاتا رہے اور اسے مایوسی سے بچانے کی کوشش کرے۔

(۱۰) چند دیگر طبی اخلاقیات کی پاسداری:

ایک معالج کیلئے ضروری ہے کہ

1۔ بغیر ناگزیر وجہ کے نہ اسقاط حمل کرے نہ کوئی ایسی دوا دے جس سے جنین ساقط ہو جائے اور نہ عمل جراحی یا دوا کے ذریعے بانجھ پن پیدا کرے۔ ہاں اگر معالج کی رائے میں عورت کی صحت کو شدید ضرر لاحق ہو تو حمل میں جان آنے سے پہلے یعنی 120 دنوں

کے اندر حمل ضائع کیا جاسکتا ہے۔

2۔ دورانِ علاج ومعالجہ مریض کی ستر (خواہ مرد ہو یا عورت) کا اتنا حصہ ہی دیکھے جتنا علاج کیلئے ضروری ہے۔ضرورت سے زیادہ حصے کا دیکھنا جائز نہیں۔خصوصاً آپریشن کے دوران اس کا اہتمام ہونا چاہئے۔

3۔ دوران تربیت جس انسانی لاش پر تجربات کئے جاتے ہیں ان کی بے حرمتی سے اپنے آپ کو بچائے۔کیونکہ میت کی بے حرمتی حرام ہے۔آج کل مصنوعی باڈی اور اعضاء تیار ہوچکے ہیں لہٰذا جہاں ان سے تربیت ممکن ہو وہاں انسانی لاش کی چیڑ پھاڑ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

4۔ احترام انسانیت کا لحاظ رکھے۔کسی بھی مریض کو حقیر نہ جانے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔خوش اخلاقی،غصہ سے پرہیز،خلوص،ہمدردی اور شریعت کی قائم کردہ حدود پر استقامت ایک معالج کیلئے متاع اولین کا درجہ رکھتے ہیں۔

خلاصہ:

چونکہ پیشہ طب اعلیٰ و اشرف پیشوں میں سے ہے۔انسانوں کے کام آنا،ان کی پریشانی دور کرنا،ان کی حاجت روائی کرنا اور ان کے دکھ درد میں سہارا بننا ایسی اعلیٰ انسانی قدریں ہیں جنہیں ہر زمانے میں ہر مذہب میں بنظر تحسین دیکھا گیا ہے۔لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ جس تیز رفتاری سے دنیا میں مادی ترقی ہوئی ہے اسی رفتار سے بلکہ اس سے زیادہ اخلاقی اقدار کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا ہے بلکہ پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔اسلام دنیا کا وہ واحد نظام حیات ہے جس میں اخلاقیات کو مادیت سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔اس لئے ایک معالج سے بجا طور پر توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پیشے میں مذکورہ بالا ضابطہ اخلاق کو ملحوظ رکھے کیونکہ علاج معالجہ کا پیشہ ایک جانب ایک اعلیٰ انسانی خدمت ہے تو دوسری جانب اسلامی نقطہ نظر سے باعث اجر وثواب کا کام بھی ہے۔اگر معالج اپنی ذمہ داریوں کو صحیح معنوں میں پورا کریں تو وہ نہ صرف انسانوں کی جانب سے عزت واحترام کے مستحق ہوگے بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اجر وثواب سے بھی بہرہ ور ہوں گے۔

ھذا من عندی واللہ اعلم بالصواب.

المراجع والمصادر

(۱) (ا) مفتاح السعادہ ۱/۲۶۷

(ب) قرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون،ص۸۰،

(۲) امام مالک،موطا،ج۲،ص۱۲۲

(۳) حافظ ابن حجر، فتح الباری، ج ۱۱ص ۲۷۸، ۲۷۹
(۴) (ا) ابن قیم، الطب النبوی، ص ۹۵، اسلامی کتب خانہ لاہور۔
(ب) بذل المجہود، ج ۵، ص ۱۸۷
(۵) (ا) سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۴۵۸۶، باب بلاعلم العلاج
(ب) سنن نسائی ۸/۵۳، باب القسامہ
(ج) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۴۶۶، باب فی الطب
(۶) ابن قیم، زاد المعاد ۴/۱۲۹
(۷) علامہ ابن ھمام، فتح القدیر، ۹/۲۶۱
(۸) ابن رشید، ہدایہ المجتھد، ۲/۲۲۳
(۹) علامہ ابن الحاج المالکی، المدخل، ج ۴، ص ۳۲۶
(۱۰) القرآن الکریم، سورۃ الشعراء: ۸۰
(۱۱) امام احمد ، مسند احمد
(۱۲) القرآن الکریم، سورۃ البقرہ، ۳۲
(۱۳) القرآن الکریم، سورۃ الفاتحہ، ۴
(۱۴) ڈاکٹر امجد احسن علی، عیادت مریض کے فضائل اور معالج کے اوصاف، ص ۷، ۸، زم زم پبلشرز کراچی
(۱۵) مجاہد الاسلام قاسمی، طبی اخلاقیات، ص ۲۲، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی۔
(۱۶) ابن قدامہ، المغنی ۵/ ۵۳۸
(۱۷) (ا) ملا علی قاری، مرقاۃ، ۷/ ۸۶ (ب) ابن قیم، طب نبوی ص ۱۹۱۔
(۱۸) تبیین الحقائق، ۵/ ۱۳۷
(۱۹) ابن قیم، طب نبوی، ص ۱۹۳
(۲۰) سید سابق، فقہ السنہ، ۲/ ۵۸۱
(۲۱) عبدالقادر عودہ، التشریح الجنائی ۱/ ۵۲۲
(۲۲) الشرح الصغیر ۴/ ۴۷
(۲۳) فتاویٰ بزازیہ ۵/ ۸۹

(۲۴) القرآن الکریم، سورۃ البقرہ ۲۲۹
(۲۵) القرآن الکریم، سورۃ المائدہ ۸۷
(۲۶) امام مسلم بن الحجاج، الصحیح المسلم، کتاب البر، باب بشارۃ من ستر اللہ تعالیٰ فی الدنیا بان یستر علیہ فی الآخرۃ۔
(۲۷) امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی ستر علی المسلم،
(۲۸) امام محمد عیسیٰ، جامع ترمذی
(۲۹) ولی الدین، محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح
(۳۰) امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المشورہ۔
(۳۱) امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی المشورہ۔
(۳۲) مجاہد الاسلام قاسمی، طبی اخلاقیات، ص ۴۱
(۳۳) القرآن الکریم سورۃ الحجرات: ۱۲
(۳۴) طبی اخلاقیات، ص ۱۳۹
(۳۵) ابن قیم، طب نبوی، ص ۱۹۴
(۳۶) ابن قدامہ، المغنی ۵/۳۱۳
(۳۷) عبدالقادر عودہ، التشریع الجنائی فی الاسلام، ج ۱، ص ۵۲۲
(۳۸) عالمگیری بحوالہ طبی اخلاقیات ۲۱۰
(۳۹) امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروھہ
(۴۰) امام بخاری، الصحیح البخاری، ۱۰/ ۶۸، تعلیمات فی الطب، باب شراب الحلواء والعسل
(۴۱) امام ابوداؤد، سنن ابی داؤد کتاب الطب، باب فی الادویۃ المکروھہ
(۴۲) سنن ابوداؤد، ۳۸۷۳، باب ماجاء فی الادویۃ المکروھہ، جامع ترمذی، ۲۰۴۷
(۴۳) امام احمد، مسند احمد، ۴/ ۳۱۱، سنن ابن ماجہ، ۳۵۰۰
(۴۴) فتاویٰ ھندیہ، ۵/ ۳۵۵
(۴۵) بیہقی، شعب الایمان
(۴۶) جامع ترمذی
(۴۷) جامع ترمذی

(۴۸) سید متین ہاشمی، اقوال رسول، نقوش رسول نمبر، محمد طفیل، ج ۶ ص ۶۱۲، ادارہ فروغ اردو لاہور ۱۹۸۳ء

(۴۹) القرآن الکریم، سورۃ النساء: ۱۰۷

(۵۱) القرآن الکریم، سورۃ الحج: ۳۸

(۵۲) بزار بحوالہ نقوش رسول نمبر، محمد طفیل، ج ۶ ص ۶۴۳

(۵۳) جامع ترمذی بحوالہ نقوش رسول نمبر، محمد طفیل، ج ۶ ص ۶۴۳

(۵۴) القرآن الکریم، سورۃ النساء: ۱۰

(۵۵) حکیم محمد طارق چغتائی، حکماء کی زندگیوں کا طبی نچوڑ، ص ۲، احمد اکیڈمی لاہور

(۵۶) جامع ترمذی و ابن ماجہ، بحوالہ ڈاکٹر امجد حسن علی، عیادت مریض کے فضائل اور معالج کے اوصاف، ص ۳۸ ۔ ۷، اسلامی طبی اخلاقیات، پاکستان، اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن، پیا پبلی کیشنز، اسلام آباد، ص ۴۲، طبع اول ۲۰۰۴ء۔

(۵۷) صحیح مسلم، بحوالہ مظاہر حق، ج ۲، ص ۲۸، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض وثواب المرض۔

مقالہ نگار سے خصوصی گزارش

جملہ مقالہ نگار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مقالات صاف ستھرا خوشخط لکھائی کے ساتھ اگر ممکن ہو تو کمپیوٹر سے کمپوز کر کے صحیح پروف شدہ حوالہ جات کے ساتھ بروقت براہ راست ای میل ایڈریس: almarkazulislami@maktoob.com یا ڈاک کے ذریعے روانہ کریں اگر کمپوز ہو تو ایک عدد سی ڈی بھی ارسال کریں۔ شکریہ

زراعت کی حوصلہ افزائی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”مسلمان جو پودا بوتا یا اُگاتا ہے اور پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور یا کوئی اور چیز کھالے یا چوری کریں تو وہ ضرور اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے“۔

[صحیح مسلم(۵۵۲): کتاب المساقاۃ(۲۲): باب فصل الغرس والزروع (۲): عن جابر]

تبصرۂ کتب

تبصرہ کے لئے دو عدد نسخے ارسال کرنا ضروری ہے اور اپنا مختصر سوانحی خاکہ منسلک کردیں...... ادارہ